خطبات

حکیم العصر

۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید دامت برکاتہم العالیہ کے

علمی خطبات کا حسین مجموعہ

خطبات حکیم العصر

جلد چہارم

مکتبہ شیخ لدھیانوی

باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں

ضابطہ

نام کتاب: .... خطبات حکیم العصر (جلد چہارم)

خطیب:............... حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

اہتمام: .... استاذ العلماء مولانا مفتی ظفر اقبال مدظلہ

ترتیب:............... مولانا محمد عمران

تخریج: .... ایضاً

تصحیح: .... مولانا مفتی محمد عارف

ضخامت: .... 298 صفحات

تعداد 1100

اشاعت اول: .... جنوری 2007

قیمت: .... 200 روپے

واحد تقسیم کنندگان

مکتبہ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں

فون: 0300-6804071

برائے رابطہ مولانا اقبال صاحب 0306-4181660

مولانا شریف صاحب 0300-7807639

ساری دنیا کا چکر نہیں لگانا پڑے گا کہ جس طرح سے چیونٹیاں ایک جگہ اکٹھی ہوجائیں تو چونٹی مار پوڈر ڈال دیں تو وہیں ساری مرجاتی ہیں ان کا بھی یہی حال ہورہا ہے کہ ساری دنیا سے اکٹھے ہوہو کے اسرائیل میں جمع ہورہے ہیں اور ان شاء اللہ یہیں سب مریں گے اور عیسائی جو ہیں یہ مسلمان ہوجائیں گے کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے اور ان کو یقین ہوجائے گا کہ یہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں تو یہ سارے کے سارے مسلمان ہوجائیں گے۔ یہودی ختم ہوجائیں گے۔ اس لئے دین واحد ہوجائے گا پوری دنیا کے اوپر صرف اسلام ہوگا دوسرا دین باقی نہیں بچے گا تو یہ ہے وہ وقت جس وقت پوری کی پوری روئے زمین کے اوپر دین واحد ہوگا جو حدیث میں پیشگوئی آتی ہے وہ اس وقت پوری ہوگی جب یہ دجال بھی قتل ہوگا اس کے ساتھ سب یہودی بھی قتل ہوں گے اور عیسائی سارے کے سارے مسلمان ہوجائیں گے عیسائیت باطل ہوجائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ کو ختم کریں گے

-

خنزیر کی حلت کسی دین سماوی میں نہیں

خنزیر کی حلت یہ دین میں تحریف ہے عیسائیوں کی طرف سے جو انہوں نے خنزیر کو حلال قرار دے دیا۔ ورنہ خنزیر پورے ادیان سماویہ میں حرام جانور ہے یہ حلال نہیں ہے تو عیسائیت کے اندر جو تحریفات ہوئی ہیں ان تحریفات میں سے ایک تحریف یہ بھی ہے کہ انہوں نے خنزیر کو حلال کرلیا اس لئے بہت شوق سے بہت کثرت سے کھاتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام اس خنزیر کو بھی قتل کردیں گے اور جب دین واحد ہوجائے گا اور کفر رہے گا ہی نہیں تو پھر جہاد بھی ختم ہوجائے گا۔

حضرت عیسیٰ ؑ کی آمد کے بعد کے حالات

اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ان کے زمانے میں جہاد ختم ہوجائے گا۔ جہاد کے ختم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی ایسا رہے گا نہیں جس

کے خلاف جہاد کریں سارے کے سارے دین واحد پر ہو جائیں گے تو جہاد بھی ان کے دور میں ختم ہو جائے گا جزیہ کا مسئلہ بھی اس دور میں ختم ہو جائے گا کیونکہ جزیہ ہو یا جہاد ہو یہ کفر کے وجود کو چاہتا ہے کافر موجود ہوں گے تو جزیے کا مسئلہ آئے گا کافر موجود ہوں گے تو جہاد کا مسئلہ آئے گا تو جذیے کو بھی موقوف کردیں گے جہاد کو بھی موقوف کردیں گے اور اسکے بعد یہ حکومت بالکل اسی طرح سے ہوگی جس طرح سے ایک دور نبوت ہوتا ہے عادلانہ حکومت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات کا ظہور بہت کثرت سے ہوگا زمین اپنی برکتیں نکالے گی آسمان وقت پر بارش برسائے گا تو رزق کی اتنی فراوانی ہوجائے گی جس طرح سے میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جانور دودھ اتنا دینے لگ جائیں گے کہ ایک ایک بکری پورے خاندان کے لئے اور ایک ایک گائے پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگی اتنا دودھ دیں گے اور نباتات اتنی بن جائیں گی کہ انار کی مثال حضور ﷺ نے دی ہے کہ ایک انار اس کے اندر کے دانے نکالنے کے بعد **یستظلون بقحفہا** کہ اس کے چھلکے کو کھڑا کر کے سائبان کا کام لیں گے اور اس کے سائے میں بیٹھیں گے اتنے بڑے بڑے انار ہوجائیں گے غالباً میں نے پچھلے بیان میں کدو کا ذکر کیا تھا اب یہ سارے کے سارے آثار صحیح ہوگئے تو پھر یہ برکتیں ساری کی ساری ہوں گی اور درجہ بدرجہ اسی طرح سے پھر وہ حکومتیں چلی جائیں گی حضرت سید انور شاہ صاحب کی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی اور نبوت کے ملنے کے بعد چالیس سال دنیا میں زندہ رہے اسی سال ہوگئے اور جب وہ اتریں گے آسمان سے تو اسی سال کے ہی ہوں گے وہاں جانے کے بعد تغیر و تبدل نہیں آئے گا جیسے حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ لوگ جنت میں جائیں گے تو ایسے جوان ہوں گے جیسے بتیس تینتیس سال کا ہوتا ہے تو **الوفہا اربعہا** سال گزر جائیں گے لیکن آپ ایسے رہیں گے جیسے بتیس تینتیس سال کا جوان ہوتا ہے اس میں کوئی تغیر نہیں آئے گا تو عیسیٰ علیہ السلام میں بھی کوئی تغیر

خُطبات

حکیم العصر

۴

یاجوج ماجوج کا خروج قطعی عقیدہ ہے

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرآن کریم میں اشارۃً موجود ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی نہیں رہے گا مگران کے اوپر ایمان لائے گا تو ان کے ایمان لانے کا ذکر گویا ان کا نزول کے موقع پر ہے تو یہ بھی قرآن کریم میں موجود ہے اور پھر متواترات کے ساتھ ثابت ہے قطعی عقیدہ ہے اس طرح یاجوج ماجوج کا خروج قرب قیامت میں قرآن کریم میں قطعی طور پر مذکور ہے باقی اس کی تفصیلات جتنی سی ہمیں معلوم ہیں وہ ذکر کردی گئیں۔ باقی جس وقت یہ فتنہ آئے گا یقیناً آئے گا قیامت کے قریب آئے گا قرآن کریم میں اتنے لفظ صراحت کے ساتھ ثابت ہیں لیکن اب ان کی صحیح نوعیت کیا ہوگی؟ کتنے بڑے بڑے ان کے قد ہوں گے؟ کیا ان کی لڑائی کا طرز ہوگا؟ کیا سائنسی دنیا ختم ہوجائے گی؟ دوبارہ کمان کے ساتھ اور تیر کے ساتھ لڑائی شروع ہوجائے گی؟ نیزے بھالے دوبارہ استعمال میں آنے شروع ہوجائیں گے؟ یا کیا صورت حال ہوگی؟ جب واقعہ پیش آئے گا تو اس کو ہم قطعی طور پر جانیں گے ابھی اجمالی طور پر ہم اتنا سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں شمال کی طرف سے یہ لوگ آئیں گے یہی روسی ریاستیں روس کا علاقہ' چیچنیا کا علاقہ' منگولیا کا علاقہ' چین کا علاقہ یہیں سے یہ فتنہ اٹھے گا اور اس کا انسداد عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا پھر فتنے ختم ہوجائیں گے اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی حکومت مستحکم ہوجائے گی۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں جہاد

جہاد عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ختم ہوجائے گا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ جہاد مستقل مطلوب عبادت نہیں ہے یہ بوقت ضرورت کیا جاتا ہے اور جب اس کا موقع آجائے تو یہ افضل ترین عبادت ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے اور جنت حاصل کرنے کا قریب ترین راستہ ہے۔ یہ افضل العبادات ہے اور اس میں شرکت کرنے والے افضل لوگ ہیں' بہترین لوگ ہیں' لیکن جہاد مقاصد میں سے نہیں ہے ذرائع میں سے ہے' تبلیغ سے

دین پھیلتا ہے جہاد رکاوٹیں دور کرنے کے لئے ہوتا ہے جہاد دین پھیلانے کے لئے نہیں ہوتا اس وقت چونکہ کفر رہے گا نہیں اور کفر کی شوکت ختم ہوجائے گی اس لئے جہاد ختم ہوجائے گا جیسے حدیث میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جہاد ختم کردیں گے پھر ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ دین کے پھیلانے میں جو رکاوٹیں پیش آتی ہیں وہ جہاد کے ساتھ دور کی جاتی ہیں جہاد دین پھیلانے کے لئے نہیں ہوتا یہ اپنے ذہن سے مغالطہ نکال دیجئے دین پھیلتا ہے تبلیغ سے اس لئے میں کہا کرتا ہوں اور اچھی اچھی مجلسوں میں گفتگو کا موقع ملا کہ دین بچتا ہے پڑھنے پڑھانے سے اور مدارس دین کو بچانے کا ذریعہ ہیں تبلیغ دین کو پھیلانے کا ذریعہ ہے اور جہاد رکاوٹیں دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ جہاد اسلام کے پھیلانے کے لئے نہیں ہے اگر جہاد اسلام کو پھیلانے کے لئے ہوتا تو کافر کو ذمی بن کے بھی اسلامی ملک میں رہنے کی اجازت نہ ہوتی۔ ایک ملک کافر ہے اگر وہ ہمارے سامنے ہتھیار ڈال دے اپنی شان وشوکت ختم کردے اسلام کی شان وشوکت مان لے اسلام کا غلبہ مان لے تو۔

کافر رہتے ہوئے......

آتش پرست رہتے ہوئے......

بت پرست رہتے ہوئے......

عیسائی رہتے ہوئے......

یہودی رہتے ہوئے......

مجوسی رہتے ہوئے......

اسلامی ملک میں رہ سکتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ان کو مجبور کریں کہ تم اپنا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرو۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر مسلمان ملکوں میں باقی رہ سکتا ہے لیکن اس طرح سے وہاں باقی رہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کی شوکت کو مانے اور ان کے مقابلہ میں ہاتھ نہ اٹھائے مغلوب ہوجائے اسلام کا غلبہ تسلیم کرلے تو

غلبہ تسلیم کرنے کے بعد چونکہ مسلمانوں کے سامنے اب اپنے دین کی تبلیغ کرنے کی کوئی رکاوٹ پیش نہیں رہی تو ہم ان کافروں کے مقابلہ میں ہتھیار نہیں اٹھائیں گے وہ کافر کافر رہتے ہوئے اسلامی ملک میں ہماری حفاظت میں ہیں۔

ہم ان کی جان کی حفاظت کریں گے، ہم ان کے مال کی حفاظت کریں گے، ہم ان کی عزت کی حفاظت کریں گے، ہم ان کی آبرو کی حفاظت کریں گے، جس طرح سے ہم مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے لڑتے ہیں ہم ان کافروں کی حفاظت کے لئے بھی لڑیں گے جو کافر ہمارے ملک میں جزیہ دے کے تابع رہے تو جہاد یہ کفر کی شوکت ختم کرنے کے لئے ہے اسلام کا دبدبہ قائم کرنے کے لئے ہے۔ اسلام پھیلانے کے لئے نہیں ہوتا اگر جہاد اسلام کے پھیلانے کے لئے ہوتا تو مجاہدین کے سامنے کوئی کافر ذمی بن کر بھی زندہ نہ رہ سکتا بلکہ ہر کافر کی گردن مارنی ضروری ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسلام پر اعتراض ہوتا ہے یہ کافر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے تو ان کو جواب یہی دیا جاتا ہے کہ اگر یہ تلوار کے زور سے پھیلا ہوتا تو مسلمان ملکوں کے اندر کسی کو ذمی نہ رہنے دیا جاتا اگر کوئی جزیہ دینا قبول کرلیتا ہے تو مسلمان اس کو کچھ نہیں کہتے تو تلوار کے زور سے کیسے پھیلا کافر ہے ساری زندگی کافر رہے۔ اپنے بت خانے آباد رکھے اور اپنی عبادتوں کے لئے گرجا گھر میں جا کر عبادتیں کرتا رہے مسلمان کب روک سکتے ہیں تو اگر تلوار کے زور سے پھیلانا ہوتا تو کوئی گرجا گھر نہ رہتا اسلامی ملک میں کوئی بت خانہ نہ رہتا۔ اور کسی کافر کو زندہ رہنے کا حق نہ ہوتا اس لئے یاد رکھئے جہاد کفر کی شوکت توڑنے کے لئے ہے اسلام کا دبدبہ قائم کرنے کے لئے ہے تا کہ کافر آگے سے مسلمان کے دین کے سامنے رکاوٹ نہ پیدا کرسکے **قاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ** تو جہاد فتنہ کو مٹانے کے لئے ہے اسلام کو پھیلانے کے لئے جہاد نہیں ہوتا اسلام اگر پھیلتا ہے تو تبلیغ سے پھیلتا ہے۔ بچتا ہے پڑھنے پڑھانے سے ..... مدارس یہ اسلام کے بچاؤ کا ذریعہ ہیں تبلیغ یہ

اسلام کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے اور جہاد اسلام کے لئے رکاوٹیں دور کرنے کے لئے، کفر
کی شوکت توڑنے کا ذریعہ ہے تو جب کفر میں شوکت نہ رہے کفر زیر ہوجائے ماتحت
ہوجائے۔ ایسے موقع میں پھر جہاد عملاً ختم ہوجایا کرتا ہے پھر باقی نہیں رہتا تو عیسیٰ علیہ السلام
آ گے جو جہاد کو موقوف کریں گے تو موقوف کرنے کی وجہ یہ ہوگی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ
میں کوئی طاقت ذی شوکت رہے گی نہیں جب ذی شوکت رہے گی نہیں تو ایسی صورت
میں جہاد کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ اس لئے اس جہاد کو حسن لغیرہ کی فہرست میں شمار
کیا کرتے ہیں کہ اس کی مشروعیت کا دارومدار غیر کے وجود پر ہے اگر وہ غیر موجود ہوگا۔
کافر موجود ہوں گے اور ان کی شوکت موجود ہوگی تو جہاد عبادت ہے اور جب وہ شوکت
ختم ہوجاتی ہے تو جہاد عملاً ختم ہوجاتا ہے اس لئے اس میں درجات ہیں تعلیم کی اپنی جگہ
اہمیت پڑھنے پڑھانے کی اپنی اہمیت کہ دین کے بچاؤ کا ذریعہ ہے قرآن کریم کی
حفاظت آپ لوگوں کے ذریعے سے ہے جو حفاظ ہیں جو قرآن کریم کو یاد کئے بیٹھے ہیں
اور ان کے معانی اور احکام کی علماء کے ذریعے سے حفاظت ہے اور آگے پھیلاؤ جو ہوگا
تبلیغ کے ساتھ ہوگا اور جہاد جو ہے یہ کافروں کا سر کوٹنے کے لئے ہے یہی وجہ ہے کہ
جب کسی ملک کے ساتھ جہاد شروع کیا جاتا ہے تو مسئلہ یہ ہے کہ پہلے ان کو اسلام کی
دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کرلیں جہاد ختم اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو انہیں کہو کہ
ہمارے ماتحت ہوجائیں۔ ماتحت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ چاہے تم کافر رہو لیکن ہتھیار
ڈال دو اور اگر وہ ہتھیار ڈال دیتے ہیں تو بھی ان کے مقابلہ میں لڑائی نہیں اور اگر وہ
ہتھیار بھی نہیں ڈالتے آگے سے گردن اٹھاتے ہیں تو پھر حکم ہے کہ تم بھی مقابلہ میں
تلوار اٹھاؤ پھر ٹھیک ہے رستہ صاف کرو اس رکاوٹ کو دور کرو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
زمانہ میں جہاد ختم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہاں کفر موجود ہی نہیں رہے گا اس لئے عیسیٰ علیہ السلام
کے دور میں جہاد کی ضرورت نہیں پیش آئے گی اس وقت پھر دین واحد ہوجائے گا
اسلام ہی اسلام ہوجائے گا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آہستہ آہستہ پھر فسق و فجور کفر ابھرے گا پھر

وہ وقت آئے گا جب سارے کے سارے مومن ختم ہوجائیں گے اور کفر ہی باقی رہ جائے گا قیامت تب آئے گی جب اسلام کلیۃ مٹ جائے گا تو یہ تھی یاجوج ماجوج کے فتنہ کے متعلق بات۔

نفخ صور

آگے پھر وہ نفخ صور ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت آئے گا اس دنیا کو برباد کرنے کا تو ہمارے عقیدہ کے تحت قیامت برپا ہوگی پہاڑ جو ہیں یہ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے اور سمندر جو ہیں یہ دھواں بن کے اڑ جائیں گے سمندروں کو بھی آگ لگ جائے گی اور زمین یہ ریزہ ریزہ ہوجائے گی آسمان ٹوٹ پھوٹ جائے گا ستارے بکھر جائیں گے قرآن کریم کی آیات کے تحت جیسے یہ بات ذکر کی گئی ہے۔

دو نفخوں کے درمیان فاصلہ

پھر کتنی مدت تک یہ باقی رہے گی اس کے بارے کچھ نہیں کہہ سکتے یہ اللہ کے علم میں ہے ایک روایت میں ہے کہ دو نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا ابو ہریرہؓ نے روایت نقل کی پوچھنے والے نے پوچھا ابو ہریرہؓ چالیس سال؟ وہ کہتے ہیں کہ میں کچھ نہیں کہتا کہ یہ یاد نہیں رہا چالیس کا عدد یاد رہ گیا یہ نہیں یاد رہا سال کہا تھا حضور ﷺ نے انہوں نے کہا چالیس مہینے؟ کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں کہا کہ چالیس دن تو کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں **اربعون** یاد رہ گیا کہ **ما بینہما اربعون** کہ دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا لیکن یہ یاد نہیں رہا مجھے کہ چالیس سال کہا تھا حضور ﷺ نے یا چالیس مہینے کہا تھا یا چالیس دن کہا تھا یہ نہیں معلوم اور پھر یہ دن ہوں یا سال ہوں یا مہینے ہوں اس سے خاص وقت مراد ہے یہ حقیقی دن مہینے مراد نہیں کیونکہ حقیقی دن مہینے تب ہوتے ہیں جب سورج چڑھے اور غروب ہو جب یہ طلوع و غروب کا سلسلہ ختم ہوجائے گا تو حقیقی دن وہاں موجود نہیں ہوں گے بہر حال کچھ وقت ہوگا جس وقت کے بعد پھر اسرافیل صور پھونکیں گے۔ اور دوبارہ اسی طرح سے آبادی ہوجائے گی اور آدم

علیہ السلام سے قیامت تک جتنے بھی انسان ہوں گے سارے کے سارے زمین سے دوبارہ نکل کھڑے ہوں گے میدان حشر قائم ہوجائے گا اور پھر یہ حساب کتاب کا سلسلہ شروع ہوگا تو اس میں ہمارے عقیدے کے اندر واضح طور پر جو جاننے کی بات ہے وہ اگلے بیان میں ان شاء اللہ نقل کریں گے ایک وزن اعمال اور ایک اس کے بعد شفاعت کا عقیدہ ان شاء اللہ العزیز اگلے بیان میں اس کی وضاحت کریں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

سوالات و جوابات

سوال: جب عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں جہاد ختم ہوجائے گا تو **الجہاد ماض الی یوم القیامۃ** کیا مطلب ہے؟

جواب: الی یوم القیامۃ سے مراد ہے **الی قرب یوم القیامۃ** روایات کی روشنی میں۔

سوال: جہاد موقع پر افضل ترین عبادت ہے اب موقع ہے یا نہیں۔

جواب: اس کا فیصلہ حالات پر ہے جب روس قابض تھا اور روس کے مقابلہ میں لڑائی لڑی جارہی تھی یقیناً جہاد تھا اس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہیں ہے اب چونکہ میرے سامنے صورت حال واضح نہیں کہ یہ خانہ جنگی کی صورت ہے یا کفرواسلام کا مقابلہ ہے اس لئے میں اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

سوال: یہ جو مشہور ہے کہ یاجوج ماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: یہ تو خیر جب آدم علیہ السلام کی اولاد میں ہیں تو نوح علیہ السلام کی اولاد بھی ہوں گے نوح کے بیٹے یافث سام اور تیسرے کا کیا نام ہے؟ (حام)۔ حام سام یافث تین بیٹے ہیں جن کی اولاد پھیلی ہے تو یہ یافث کی اولاد ہو یا قابیل کی اولاد ہو... بہرحال آدم علیہ السلام کی اولاد کے منافی نہیں ہے کیونکہ آدم بہت پہلے ہوئے ہیں ان کی نسل چلتی چلتی نوح